باب ہفتم: اسلامی تعلیمات اور عصرِ حاضر کے تقاضے

(1) خود اعتمادی و خود انحصاری

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- خود اعتمادی و خود انحصاری کا معنیٰ و مفہوم جان سکیں۔
- خود اعتمادی و خود انحصاری کی اہمیت و فضیلت سمجھ سکیں۔
- اُسوۂ نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم کی روشنی میں خود اعتمادی و خود انحصاری کی مثالیں سمجھ سکیں۔
- خود اعتمادی و خود انحصاری کی مختلف صورتوں اور ان کے اسباب سے واقف ہو سکیں۔
- خود اعتمادی و خود انحصاری کے انفرادی و اجتماعی اثرات کا جائزہ لے سکیں۔
- خود اعتمادی و خود انحصاری اختیار کرنے والے بن سکیں۔
- اسلامی تعلیمات اور عصرِ حاضر کے تقاضوں کو مدِنظر رکھتے ہوئے اپنے اندر خود اعتمادی و خود انحصاری کا جذبہ پیدا کر سکیں۔

خود اعتمادی اور خود انحصاری کا لفظی معنیٰ اپنے آپ پر اعتماد اور انحصار کرنا ہے۔ اصطلاحی طور پر اپنی صلاحیتوں کو پہچاننا، ان کا ادراک کرنا اور اپنی قوت و طاقت پر بھروسا کرنا خود انحصاری کہلاتا ہے۔ جو بھی شخص بڑے کام انجام دینا چاہتا ہے، اس میں اعتماد کا ہونا بہت ضروری ہے۔ خود اعتمادی انسان کا وہ وصف اور طرزِ عمل ہے جو انسان کے لیے عظیم مقاصد کا حصول ممکن بنا دیتا ہے۔

اسلام انسان کو جن اخلاق اور اوصاف کے اپنانے کی تلقین کرتا ہے، ان میں عزم و ہمت، حوصلہ اور خود اعتمادی اور خود انحصاری سرِ فہرست ہیں۔ اسلام انسان کو کم ہمتی اور مشکلات سے بچنے کی تلقین کرتا ہے اور انسان کو عزم و ہمت سے کام لینے اور اللہ تعالیٰ پر توکّل کرنے کا درس دیتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ: جب آپ (کسی بات کا) عزم کر لیں تو اللہ پر توکّل کیجیے۔ (سُورَۃُ اٰلِ عِمْرٰن: 159)

اللہ تعالیٰ نے اہلِ علم کی قرآنِ مجید میں جو صفات ذکر کی ہیں، ان میں ایک اللہ پر توکل بھی ہے۔ اہلِ ایمان پر جب مشکلات آتی ہیں تو وہ کم ہمت نہیں ہوتے، بلکہ ہمت اور حوصلے سے مشکلات کا سامنا کرتے ہیں اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم نے ہمیں خود اعتمادی اور خود انحصاری کا درس دیا ہے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم نے مشکل سے مشکل حالات میں بھی ہمت نہیں ہاری اور تمام مشکلات کا بہادری سے مقابلہ کیا۔ غزوۂ بدر ہو یا غزوۂ احد، خندق ہو یا حنین، تمام غزوات میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم نے عزم و ہمت اور استقلال کے ساتھ میدانِ جنگ میں ڈٹ کر دشمنوں کا مقابلہ کیا۔ جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم کو فتح و کامرانی عطا فرمائی۔

نبیِ کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم کی خود اعتمادی میں عجز و انکسار کا پہلو نمایاں نظر آتا ہے۔ فتحِ مکّہ کے موقعے پر عالم یہ تھا کہ آپ اپنی اونٹنی قصوا پر سوار تھے اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم کا سرِ انور جھکا ہوا تھا، مگر رُعب و دبدبہ قائم تھا۔

Web version of PCTB Textbook

نبیِ کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم کے ایک جانب حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه اور دوسری جانب اُسید بن حُضیر رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه تھے اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم کے چاروں طرف جوش میں بھرا لشکر تھا۔ اس شاہانہ جلوس کے جاہ وجلال کے باوجود آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم کی تواضع کا یہ عالم تھا کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم سُوْرَۃُ الْفَتْحِ اور سُوْرَۃُ النَّصْرِ کی تلاوت فرماتے ہوئے اس طرح سر جھکائے ہوئے اونٹنی پر بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم کا سر مبارک اونٹنی کے کوہان سے لگ جاتا تھا۔

نبیِ کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم نے صحابہ کرام رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُم کو درس دیا کہ وہ مشکل سے مشکل حالات میں بھی دوسروں کی طرف دیکھنے اور ان سے امید رکھنے کے بجائے اپنی صلاحیتوں پر بھروسا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ پر توکل کریں۔ اللہ تعالیٰ ان مشکلات سے نکلنے کا راستہ دکھا دے گا۔ نبیِ کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم نے ایک بھیک مانگنے والے شخص کو بلا کر اسے محنت اور زورِ بازو پر بھروسا کرنے کا سبق دیا، اس کا سامان فروخت کروا کر اسے محنت اور زورِ بازو سے کما کر کھانے کی ترغیب دی۔

ہمیں زندگی میں بعض اوقات مشکلات اور مالی تنگی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کاروبار میں نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم ایسے مواقع پر خود انحصاری سے کام لیں اور اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے مشکلات سے نکلنے کی کوشش کریں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی صلاحیتوں پر اعتماد کرتے ہوئے محنت اور جدوجہد کو اپنا شعار بنائیں تاکہ ہم کامیابی کی منزل تک پہنچ سکیں۔

مشق

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) جو شخص بڑے کام انجام دینا چاہتا ہے، اس میں ہونا ضروری ہے:

(الف) حسن وجمال (ب) جسمانی قوت (ج) بہادری (د) اعتماد

(ii) اللہ تعالیٰ نے خوداعتمادی اور خودانحصاری کے حکم کے ساتھ ساتھ تلقین کی:

(الف) صبروتحمل کو (ب) عجزوانکساری کی (ج) باہمی تعاون کی (د) اللہ تعالیٰ پر توکّل کی

(iii) انسان کو خوداعتمادی اور خودانحصاری کی وجہ سے پیدا ہونے والے تکبر سے بچاتا ہے:

(الف) توکل (ب) صبر (ج) سچ (د) تحمل

(iv) انسان اپنے معاملات احسن طریقے سے انجام دے سکتا ہے:

(الف) مال ودولت سے (ب) تعلقات کی بدولت (ج) انصاف کی وجہ سے (د) خوداعتمادی کے سبب

(v) کسی بھی قوم کی اجتماعی عزت وآبرو کا سبب بنتی ہے:

(الف) تجارت (ب) غربت (ج) سیروسیاحت (د) خوداعتمادی

2۔ مختصر جواب دیں۔

(i) خوداعتمادی وخودانحصاری کا مفہوم تحریر کریں۔ (ii) سیرتِ طیّبہ سے خودانحصاری کی تعلیم پر مبنی کوئی ایک واقعہ تحریر کریں۔

(iii) خوداعتمادی کے حوالے سے اللہ تعالیٰ نے کیا نصیحت فرمائی؟

سرگرمیاں

- طلبہ خوداعتمادی اور خودانحصاری کے فوائد پر مشتمل فلیش کارڈ بنائیں۔
- طلبہ کے مابین خوداعتمادی اور خودانحصاری کے موضوع پر کمرا جماعت میں مذاکرہ کروائیں۔

Web version of PCTB Textbook

(2) جسمانی وذہنی صحت اور جسمانی ریاضت

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- اسلامی تعلیمات کی روشنی میں جسمانی ریاضت اور ذہنی صحت کی فضیلت جان سکیں۔
- یہ سمجھ سکیں کہ جسمانی ریاضت صحت مند معاشرے کی بنیاد فراہم کرتی ہے۔
- جسمانی ریاضت وذہنی صحت اور کھیل کا باہمی تعلق سمجھ سکیں۔
- اسلام کی روشنی میں جسمانی ریاضت کی حدود و قیود جان سکیں۔
- جسمانی ریاضت کے ذہنی اور جسمانی اثرات کا جائزہ لے سکیں۔
- جسمانی ریاضت کے مختلف اصولوں اور طریقوں سے واقف ہو کر اپنی زندگیوں میں وقت کی پابندی، برداشت، ٹیم ورک (گروہی کام) اور نظم وضبط کو شامل کر سکیں۔
- جسمانی ریاضت کے مختلف اصولوں اور طریقوں پر عمل کرتے ہوئے وقت کے ضیاع سے بچ سکیں۔
- جسمانی ریاضت وذہنی صحت کا باہمی تعلق اور اہمیت سمجھتے ہوئے اپنی جسمانی اور ذہنی صحت کا خیال رکھ سکیں۔

Webversion of PCTB Textbook

اسلام کے پیشِ نظر ایسے معاشرے کی تشکیل ہے، جس کے تمام شہری صحت مند، توانا اور جسمانی طور پر مضبوط ہوں، اسی لیے اسلام نے عبادات کے ساتھ ساتھ انسان کے جسم اور صحت کے حوالے سے بھی بنیادی تعلیمات ارشاد فرمائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں راہ نمائی اور سربراہی کے لیے صحت اور علم کو فوقیت دیتے ہوئے فرمایا:

ترجمہ: اور (اللہ نے) اُسے علم اور جسم میں وسعت عطا فرمائی ہے۔ (سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ: 247)

صحت مند انسان اور صحت مند دماغ اللہ ربّ العزت کی طرف سے انسان کے لیے بہت بڑا انعام ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس انعام کی قدر کرنا انسان کا اوّلین فرض ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّیْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے:

"دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ ان کی قدر نہیں کرتے اور وہ صحت اور فراغت ہیں۔" (صحیح بخاری: 6412)

اسلام میں انسان کی جسمانی صحت کی اہمیت اس قدر ہے کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّیْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے جسمانی طور پر مضبوط اور توانا شخص کو کمزور شخص سے بہتر قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: طاقت ور مومن اللہ کے نزدیک کمزور مومن کی نسبت بہتر اور زیادہ محبوب ہے۔ (صحیح مسلم: 6774)

انسانی صحت کی اسی اہمیت کی وجہ سے اسلامی تعلیمات میں انسان کو ورزش کی تلقین ملتی ہے، کیوں کہ ورزش ایک ایسا عمل ہے، جس سے انسانی جسم صحت مند رہتا ہے۔ ورزش کا ایک طریقہ کھیل کود ہے، چناں چہ اسلام ایسے تمام کھیلوں کی حوصلہ افزائی کرتا ہے، جس سے انسانی جسم صحت مند رہتا ہے اور اس کی قوت میں اضافہ ہوتا ہے۔ نبیِ کریم خَاتَمُ النَّبِيِّیْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے گھڑ سواری، نیزہ بازی، تیر اندازی، دوڑ، کشتی اور تیراکی وغیرہ کی ترغیب دی ہے۔ دورِ حاضر میں کھیلوں کی سرگرمیوں میں زبردست اضافہ ہوا ہے۔ ہاکی، فٹ بال، کرکٹ، والی بال اور دوسرے کھیلوں نے نوجوانوں میں خوب مقبولیت حاصل کی ہے۔ یہ تمام کھیل جسمانی ریاضت میں شمار ہوتے ہیں، جن سے انسان کی جسمانی وذہنی صحت بہتر ہوتی ہے۔

جسمانی ریاضت ہی صحت مند معاشرے کی بنیاد ہے۔ ورزش اور جسمانی صحت انسانی جسم کو متوازن کرنے کے ساتھ ساتھ انسانی پٹھوں کی نشوونما میں بھی مدد کرتی ہے۔ جس کے نتیجے میں انسانی جسم میں خون کی پیداوار بڑھتی ہے، اسی طرح ورزش جسم میں آکسیجن کی سطح اور خون کے بہاؤ کو بہتر بنانے میں مدد کرتی ہے۔ ورزش انسانی صحت کی ذہنی و جسمانی نشوونما کے لیے بہت مفید اور صحت مند معاشرے کی بنیاد ہے۔ ورزش کے علاوہ کھیل بھی جسمانی ریاضت اور اس کے نتیجے میں انسان کی جسمانی وذہنی صحت کے لیے بہت زیادہ فائدے کا باعث ہے۔ کھیل کا انسان کی جسمانی وذہنی صحت کے ساتھ براہِ راست تعلق ہے، کیوں کہ کھیل کے میدان میں ہر وقت مستعد رہنا پڑتا ہے اور ذہن کو ہر وقت استعمال کرنا ہوتا ہے۔ اس طرح کھیل سے جب انسانی جسم صحت مند ہو جاتا ہے تو اس کے اثرات انسانی دماغ پر بھی مرتب ہوتے ہیں، کیوں کہ صحت مند جسم ہی صحت مند دماغ کی ضمانت ہے۔

انسانی جسم کے لیے جسمانی ریاضت اور ورزش کی اہمیت کے پیشِ نظر اسلام نے مختلف کھیلوں اور ورزش کی تلقین کی ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کئی مواقع پر جسمانی ریاضت کی حوصلہ افزائی فرمائی، جس سے جسمانی ریاضت کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔

صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ نیزہ بازی کیا کرتے تھے۔ صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ دوڑ بھی لگایا کرتے تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے گھڑ سواری کی بھی ترغیب دلائی ہے گویا ایسے تمام کھیل اور جسمانی ریاضت جس سے انسانی صحت کو فائدہ ملتا ہو اور وہ اسلام کی عمومی تعلیمات کے مطابق ہوں۔ اسلام ایسے تمام کھیلوں اور ورزشوں کی حوصلہ افزائی کرتا ہے، کیوں کہ جسمانی ریاضت اور ورزش انسان کے ذہن و جسم پر بہت اچھے اثرات مُرتّب کرتی ہے۔ ورزش سے انسانی جسم میں بیماریوں کا خطرہ کم ہو جاتا ہے۔ ورزش انسانی جسم میں بیماری کے خلاف قوتِ مدافعت میں اضافہ کرتی ہے۔ ورزش کرنے سے ذہن و دماغ پر نہایت اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں اور اس کی وجہ سے انسان کے جسم کے پٹھے اور ہڈیاں مضبوط ہوتی ہیں۔

جسمانی ریاضت کا ایک پہلو اخلاق سنوارنا بھی ہے، جس طرح کھانے پینے میں توازن رکھنا، پانی بیٹھ کر پینا، سانس لے کر پینا، کھانا بیٹھ کر کھانا اور کھانا کھاتے ہوئے بھوک رکھ کر کھانا، غذائی اعتبار سے کھانے پینے کی چیزوں کو استعمال کرنا اور ان کی حفاظت کرنا، جہاں جسمانی وذہنی صحت کا سبب بنتا ہے، وہاں جسمانی ریاضت اچھے اخلاق کی ضمانت بھی ہے۔

کھیلوں کا انتخاب کرتے ہوئے اس بات کا خیال رکھا جائے کہ کھیل تعلیم میں نقصان کا باعث نہ بنیں۔ کھیلوں کی وجہ سے ہمارا وقت ضائع نہ ہو۔ وہ کھیل جن میں جوا، بدنظری، غیر شرعی امور کی تشہیر یا کسی مخلوق پر ظلم کا عنصر شامل ہو اسلام میں منع ہیں۔ اسی وجہ سے جانوروں کی لڑائی پر مشتمل کھیلوں کی اجازت نہیں ہے۔

ہمیں چاہیے کہ ہم ورزش اور کھیلوں کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں۔ کھیلوں میں حصہ لینے سے ہماری زندگی میں برداشت، پابندیِ وقت اور نظم و ضبط پیدا ہوگا اور اس کے ہماری زندگی پر نہایت خوش گوار اثرات مرتب ہوں گے۔

Web version of PCTB Textbook

مشق

1- درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) اسلام نے انسانی جسم کو صحت مند و توانا رکھنے کے لیے ترغیب دی ہے:

(الف) جسمانی ریاضت کی (ب) مال خرچ کرنے کی (ج) معاف کرنے کی (د) صلہ رحمی کی

(ii) کون سا مومن بہتر قرار دیا گیا ہے؟

(الف) مال دار (ب) طاقت ور (ج) کمزور (د) مفلس

(iii) جسمانی ریاضت سے مضبوط ہوتے ہیں:

(الف) ہاتھ (ب) پاؤں (ج) پٹھے (د) ٹخنے

(iv) حدیث مبارک میں دو چیزوں کو بڑی نعمت قرار دیا گیا ہے:

(الف) صحت اور فراغت (ب) مال اور دولت (ج) کھیل اور فراغت (د) ورزش اور مصروفیت

(v) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کون سے کھیلوں میں زیادہ دلچسپی لیتے تھے؟

(الف) نیزہ بازی و گھڑ سواری (ب) رسہ کشی (ج) کبڈی (د) سیر و سیاحت

2- مختصر جواب دیں۔

(i) "جسمانی ریاضت صحت مند معاشرے کی بنیاد ہے" وضاحت کریں۔

(ii) جسمانی ریاضت و ذہنی صحت اور کھیل کا باہمی تعلق تحریر کریں۔

(iii) جسمانی ریاضت کے ذہنی و جسمانی اثرات تحریر کریں۔

(iv) جسمانی ریاضت کے کوئی سے چار اصول بیان کریں۔

(v) ہمیں اپنی جسمانی و ذہنی صحت کو بہتر بنانے کے لیے کیا کرنا چاہیے؟

سرگرمیاں

- جسمانی و ذہنی صحت کے متعلق احادیث تلاش کر کے اپنے ہم جماعت ساتھیوں کو بتائیں۔
- طلبہ کو حفظانِ صحت کے اصولوں پر مبنی معلومات پر مشتمل کوئی دستاویزی فلم دکھائیں، تاکہ وہ جان سکیں کہ اپنی صحت کا خیال کیسے رکھ سکتے ہیں۔

Web version of PCTB Textbook

(3) اسلام میں مستقبل کی منصوبہ بندی کی اہمیت

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- مستقبل کی منصوبہ بندی کا معنیٰ و مفہوم جان سکیں۔
- قرآن و سنّت کی روشنی میں مستقبل کی منصوبہ بندی کی اہمیت کو سمجھ سکیں۔
- اُسوہ نبوی (خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کی روشنی میں مستقبل کی منصوبہ بندی کی مثالیں سمجھ سکیں۔
- مستقبل کی منصوبہ بندی کے اسباب کی مختلف صورتوں اور شرعی حدود و قیود سے واقف ہو سکیں۔
- مستقبل کی منصوبہ بندی کے انفرادی و اجتماعی اثرات کا جائزہ لے سکیں۔
- شرعی حدود و قیود میں مستقبل کی منصوبہ بندی اختیار کرنے والے بن سکیں۔
- اسلامی تعلیمات اور عصر حاضر کے تقاضوں کو مدّ نظر رکھتے ہوئے مستقبل کی منصوبہ بندی کرنے والے بن سکیں۔

Web version of PCTB textbook

مستقبل کا معنیٰ ہے، آنے والا وقت۔ مستقبل کی منصوبہ بندی سے مراد یہ ہے کہ انسان آنے والے وقت کے لیے تیاری کرے۔ اپنے پاس موجود وسائل کو اچھے طریقے سے استعمال کرے اور اپنی طاقت کے بقدر مزید وسائل و اسباب اختیار کرنے کی کوشش کرے۔

قرآن و سنّت میں ہمیں موت کے بعد آنے والی زندگی کے لیے تیاری کرنے کے حکم کے ساتھ ساتھ یہ تعلیم بھی دی گئی ہے کہ ہم دنیا کی زندگی میں بھی آنے والے دنوں کے لیے تیاری کریں۔

مستقبل کی ضرورت کے لیے اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اپنے پاس موجود وسائل اور نعمتوں کو ضائع نہ کریں۔ مستقبل میں کسی بھی قسم کی تکلیف اور پریشانی سے بچنے کے لیے ابھی سے کوشش کرنا اور وسائل اکٹھے کرنا توکّل کے خلاف نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس بات کا حکم دیا ہے کہ مسلمان اپنے دشمنوں کا مقابلہ کرنے کے لیے وسائل و اسباب جمع رکھیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اور (مسلمانو!) تم اُن (کفار سے لڑنے) کے لیے تیاری رکھو جتنی قوت تم سے ممکن ہو۔ (سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ: 60)

قرآنِ مجید میں حضرت یوسف علیہ السّلام کے حالاتِ زندگی کا بیان تفصیل سے آیا ہے۔ اس میں یہ تذکرہ بھی ملتا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السّلام نے مصر والوں کو قحط سے محفوظ رکھنے کے لیے شان دار منصوبہ بندی کی۔ یہاں تک کہ قحط کے زمانے میں مصر نہ صرف اپنی غذائی ضروریات میں خود کفیل تھا بلکہ دوسرے ملکوں کو بھی غلّہ فراہم کر رہا تھا۔

مستقبل کے لیے منصوبہ بندی اور سوچ بچار کرنا نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سنّت مبارک ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے نعمتوں کو ضائع ہونے سے بچانے کا حکم دیا تاکہ مستقبل میں انھیں استعمال کیا جا سکے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے پانی کو ضائع کرنے سے منع فرمایا اور زیادہ سے زیادہ درخت لگانے کا حکم دیا، تاکہ آنے والے وقت میں ان نعمتوں سے بھرپور فائدہ اٹھایا جا سکے۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اسلامی دعوت کی مضبوطی اور مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لیے ہمیشہ تدبیر فرمائی۔ غزوۂ خندق میں جب آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو کافروں کے مدینہ منورہ پر حملے کے ارادے کا علم ہوا تو آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اہلِ مدینہ کی

حفاظت کے لیے منصوبہ بندی فرمائی۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اس موقع پر حضرت سلمان فارسی رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ کے مشورے پر ایک خندق کھودی اور اس طرح اہلِ مدینہ منورہ مشرکین مکہ کے حملے سے محفوظ ہو گئے۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی مستقبل کی منصوبہ بندی کی ایک روشن مثال صلحِ حدیبیہ کا واقعہ ہے۔ صلحِ حدیبیہ کے موقع پر آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مشرکینِ مکہ کے ساتھ صلح کا ایک معاہدہ فرمایا جس کی شرائط کا جھکاؤ بظاہر مشرکین کی طرف تھا۔ لیکن اس موقع پر حضورِ اقدس خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ آنے والے وقت کی منصوبہ بندی فرما رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی تدبیر میں ایسی برکت عطا فرمائی کہ صلح کا یہ معاہدہ فتحِ مکہ کا پیش خیمہ ثابت ہوا اور کچھ ہی عرصے بعد مشرکین مکہ کی قوت پارہ پارہ ہو گئی۔

ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور حضور خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سنت کی اتباع میں آنے والے وقت کے لیے خود کو تیار کرے۔ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہنے والوں اور وسائل ضائع کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۱۴۱﴾ (سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ: 141)

ترجمہ: بے شک وہ (اللہ) بے جا خرچ کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔

اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو پسند فرماتا ہے جو اپنی قوت اور عقل کو کام میں لاتے ہیں اور اپنے اور دوسروں کے فائدے کے بارے میں سوچتے ہیں۔

مستقبل کے کسی بھی کام کی منصوبہ بندی کرتے ہوئے ہمیں شریعت کی متعین کردہ حدود کو پیش نظر رکھنا چاہیے۔ کوئی ایسی منصوبہ بندی یا تدبیر نہیں کرنی چاہیے جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف ہو۔ اپنے ارادوں اور منصوبوں میں سودی لین دین، رشوت، جھوٹ، دھوکے بازی، حق تلفی اور مادیت پرستی کو شامل نہیں کرنا چاہیے۔ مستقبل کی منصوبہ بندی اور تدبیر کرتے ہوئے توکل کو بھی پیش نظر رکھنا چاہیے۔ توکل کا معنیٰ یہ ہے کہ انسان اسباب ضرور اختیار کرے لیکن اس کا بھروسا اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہو۔

جب کوئی شخص یا قوم منصوبہ بندی اور سمجھ بوجھ کے ساتھ فیصلے کرتی ہے تو اس شخص اور قوم کی زندگی پر بہت سے مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں، جن میں سے چند یہ ہیں:

- بہت سے وسائل ضائع ہونے سے بچ جاتے ہیں۔
- دوسروں کے آگے ہاتھ نہیں پھیلانا پڑتا۔
- خوش حالی اور آسودگی نصیب ہوتی ہے۔
- وسائل میں اضافہ ہوتا ہے اور پورا معاشرہ ترقی کرتا ہے۔
- بہتر منصوبہ بندی کرنے والے بہترین نتائج حاصل کرتے ہیں۔
- معاشرہ انتشار اور افراتفری سے بچ جاتا ہے۔
- مستقبل پر نگاہ رکھنے والے لوگ اپنے انفرادی اور اجتماعی تعلقات میں میانہ روی کو پیش نظر رکھتے ہیں، جس کی وجہ سے انھیں شرمندگی یا نقصان کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ اسلام کی تعلیم بھی یہی ہے۔

آج کا زمانہ حکمت و تدبیر کا زمانہ ہے۔ افراد و اقوام آج کل مستقبل کی منصوبہ بندی پر بہت سا سرمایہ لگا رہے ہیں اور کئی کئی سالوں کے لیے منصوبہ بندی کر رہے ہیں۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ہم انفرادی اور اجتماعی سطح پر مستقبل کی منصوبہ بندی کرنے کی سوچ اپنائیں۔ اسی صورت میں ہم ترقی کر سکتے ہیں اور ہمارا معاشرہ ایک خوش حال معاشرہ بن سکتا ہے۔

Web version of PCTB Textbook

مشق

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) مستقبل کی منصوبہ بندی کا معنٰی ہے کہ انسان تیاری کرے:

(الف) ماضی کے لیے (ب) حال کے لیے (ج) مستقبل کے لیے (د) فائدے کے لیے

(ii) حضرت یوسف علیہ السّلام نے اہلِ مصر کے لیے بچاؤ کی منصوبہ بندی کی:

(الف) زلزلے سے (ب) قحط سے (ج) سیلاب سے (د) بارش سے

(iii) غزوہ احزاب کے موقع پر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مشورے سے منصوبہ بندی کی گئی:

(الف) خندق کی کھدائی (ب) دیوار کی تعمیر (ج) اسلحہ کی خریداری (د) براہ راست مقابلے کی

(iv) فتحِ مکہ کا پیش خیمہ ثابت ہوا:

(الف) واقعہ معراج (ب) ہجرتِ حبشہ (ج) سفر طائف (د) صلح حدیبیہ

(v) انسان کا اللہ تعالٰی کی ذات پر بھروسا کرتے ہوئے اسباب کا اختیار کرنا کہلاتا ہے:

(الف) توکّل (ب) بخل (ج) تقوٰی (د) طمع

2۔ مختصر جواب دیں۔

(i) مستقبل کی منصوبہ بندی کا معنٰی و مفہوم تحریر کریں۔

(ii) قرآن و سنّت کی روشنی میں مستقبل کی منصوبہ بندی کی اہمیت بیان کریں۔

(iii) مستقبل کی منصوبہ بندی کے اسباب کی مختلف صورتوں اور شرعی حدود و قیود کی وضاحت کریں۔

(iv) مستقبل کی منصوبہ بندی کے کوئی سے چار اثرات تحریر کریں۔

(v) مستقبل کی منصوبہ بندی کے حوالے سے اسوۂ حسنہ سے ایک مثال تحریر کریں۔

(vi) مستقبل کی منصوبہ بندی کے دو فائدے تحریر کیجیے۔

سرگرمیاں

- طلبہ اس بات پر مذاکرہ کریں کہ وہ مستقبل میں اپنے آپ کو کیسا دیکھنا چاہتے ہیں اور اس کے لیے وہ کیا منصوبہ بندی کر رہے ہیں؟
- سیرتِ طیبہ سے مستقبل کی منصوبہ بندی کی مزید مثالیں طلبہ کے سامنے پیش کیجیے۔

Web version of PCTB Textbook

(4) اسلامی تہذیب کے امتیازات

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اسلامی تہذیب کو جان سکیں۔
- اسلامی تہذیب کی اہمیت سمجھ سکیں۔
- اسلامی تہذیب کی بنیادی خصوصیات کو سمجھ کر ان کا جائزہ لے سکیں۔
- اسلامی تہذیب کے اثرات کا جائزہ لے سکیں۔
- اسلامی تہذیب کے مختلف اصولوں اور طریقوں سے واقف ہو کر اپنی زندگیوں کو ان کے مطابق ڈھال سکیں۔

Web version of PCTB Textbook

تہذیب کا لفظی معنی ہے: آراستگی، صفائی اور اصلاح۔ تربیت یافتہ اور تعلیم یافتہ شخص کو تہذیب یافتہ اور مہذّب کہا جاتا ہے۔ کسی قوم کی تہذیب سے مراد اس کے نظریات، رہن سہن، طرزِ عمل اور عمومی رویّہ ہے۔

اسلامی تہذیب سے مراد اسلام کا سکھایا ہوا طریقۂ حیات ہے۔ اسلامی تہذیب کی بنیاد قرآن مجید اور سنت نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سیرت سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان معاشرہ اپنی ایک خاص پہچان اور اپنا خاص تشخص رکھتا ہے۔ مسلمانوں کو زندگی کے معاملات میں غیروں کی نقالی کرنے اور ان کی مشابہت اختیار کرنے کی ضرورت نہیں ہے، کیوں کہ مسلمانوں کو جو طرزِ حیات عطا کیا گیا ہے وہ ہر اعتبار سے مکمل ہے۔

انسانی تاریخ میں بہت سی قومیں گزری ہیں اور ہر قوم ایک مخصوص تہذیب کی حامل تھی۔ دنیوی تہذیبوں میں اسلامی تہذیب منفرد مقام و مرتبے کی حامل تہذیب ہے۔ اسلامی تہذیب ایک ایسی شان دار تہذیب ہے جس سے نہ صرف مسلمانوں نے بلکہ اقوام عالم نے روشنی حاصل کی ہے۔

اسلامی تہذیب بہت سی خصوصیات اور امتیازات کی حامل تہذیب ہے۔ جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر کامل یقین اسلامی تہذیب کی اساس ہے۔ توحید پر ایمان اسلامی تہذیب کا وہ عنصر ہے جس کے بغیر یہ تہذیب نہ تو وجود میں آسکتی ہے اور نہ الگ سے اپنا کوئی تشخص قائم رکھ سکتی ہے۔

اسلامی تہذیب کا نمایاں ترین وصف یہ ہے کہ اس میں حضور نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو مرکز و محور کی حیثیت حاصل ہے۔ اُمتِ مسلمہ کی شناخت نسبتِ رسالت مآب خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے ہی وابستہ ہے۔

اسلامی تہذیب کی اہم خصوصیت آخرت پر کامل یقین اور جواب دہی کا عقیدہ رکھنا ہے۔ اسلامی تہذیب کے پیروکار اس احساس کے ساتھ زندگی گزارتے ہیں کہ قیامت کے دن انھیں اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے ہر ایک عمل کے بارے میں جواب دہ ہونا ہے۔ اس سے زندگی میں اعتدال و توازن پیدا ہوتا ہے۔

مساوات اسلامی تہذیب کی ایک لازمی قدر ہے۔ حضور نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا دورِ مبارک تاریخ انسانی کے روشن دنوں کا امین ہے، یہی وہ زمانہ ہے جب زمین پر عدل کی حکمرانی قائم ہوئی۔

اسلامی تہذیب کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس کے تمام پیغامات اور اہداف آفاقی ہیں۔ قرآنِ کریم کی نظر میں تمام عالم کے انسان، انسانی حقوق اور عزت و حرمت کے اعتبار سے ایک جیسے ہیں۔

اسلامی تہذیب کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس نے اپنے تمام ضابطہ حیات اور زندگی کی سرگرمیوں میں اعلیٰ اخلاقی قدروں کو اولیت کا مقام عطا کیا۔ لہٰذا علم و حکمت، اسلامی قوانین، جنگ، مصالحت، اقتصادیات، خاندانی نظام اور دیگر اخلاقی و معاشرتی اقدار میں اسلامی تہذیب کا پلڑا تمام قدیم و جدید تہذیبوں پر بھاری نظر آتا ہے۔

اسلامی تہذیب کی ایک اہم خصوصیت مخالف نکتہ ہائے نظر کو برداشت کرنا ہے۔ اسلامی ریاست میں ہر شخص کو اپنے عقیدے پر قائم رہنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کی پوری آزادی حاصل ہے۔ اسلام نے انسانیت کی منتشر صفوں میں اتحاد و الفت اور اخوت کی روح پیدا کر کے ایک دوسرے کے جانی دشمنوں کو آپس میں بھائی بھائی بنا دیا۔ عداوت، حسد، کینہ اور بغض کا خاتمہ کر دیا۔

حضور نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ پیغمبرِ امن بن کر مبعوث ہوئے۔ عہدِ رسالت مآب خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا کسی بھی حوالے سے جائزہ لیا جائے، تو ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ حضور نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی انقلابی جدوجہد کے بعد جزیرہ نمائے عرب ہی میں امن قائم نہیں ہوا بلکہ پوری نسل انسانی کو سکون اور اطمینان کی دولت حاصل ہوئی۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ پر سب سے پہلے جو وحی نازل ہوئی، اس کا آغاز لفظ اِقْرَاْ سے ہوا تھا جس کا معنیٰ ہے پڑھ۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۝ (سُوْرَةُ الْعَلَق: 1)

ترجمہ: آپ (خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ) اپنے رب کے نام سے پڑھیے جس نے (سب کو) پیدا فرمایا۔

تعلیم کا یہ حکم اسلامی تہذیب کا لازمی حصہ ہے۔ اسلامی تہذیب کی بنیاد تعلیم و تعلم کے فروغ پر رکھی گئی تھی اور یہ احسن اقدام جہالت کے شکار معاشرے میں اٹھایا گیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی تہذیب نے جس خطے میں اپنے اثرات مرتب کیے ہیں وہاں علم و دانش کی شمعیں بھی روشن کی ہیں۔

عالمی تہذیبوں کی تاریخ میں اسلامی تہذیب کی یہ چند امتیازی خصوصیات ہیں، جب دنیا حکومت و سلطنت، علم و حکمت اور قیادت و سیادت کے ہر میدان میں مسلمانوں کے زیرِ نگیں تھی، تو انھی خصوصیات کی بنا پر اسلامی تہذیب ہر قوم و مذہب کے باشعور اور ذہنِ رسا رکھنے والے افراد کے دلوں کو اپنی طرف متوجہ کر لیتی تھی۔ لیکن جب اس کو سینے سے لگانی والی قوم علم و عمل میں انحطاط کا شکار ہوئی تو اس کا زور جاتا رہا اور دوسری قوموں نے غلبہ پانا شروع کر دیا۔

Web version of PCTB Textbook

مشق

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) کسی قوم کے نظریات، رہن سہن، طرزِ عمل اور عمومی رویہ کو کہا جاتا ہے:

(الف) شہریت (ب) تہذیب (ج) جغرافیہ (د) خانہ داری

(ii) اسلامی تہذیب سے روشنی حاصل کی:

(الف) صرف اہلِ عرب نے (ب) صرف مسلمانوں نے

(ج) صرف اہلِ مغرب نے (د) تمام قوموں نے

(iii) اللہ تعالیٰ کی توحید پر کامل یقین رکھنے پر بنیاد تعمیر کی گئی ہے:

(الف) فارسی تہذیب کی (ب) ہندوستانی تہذیب کی

(ج) آریائی تہذیب کی (د) اسلامی تہذیب کی

(iv) قرآن مجید کی نظر میں انسانی حقوق اور عزت و حرمت کے اعتبار سے ایک جیسے ہیں:

(الف) تمام اہلِ ایمان (ب) تمام انسان

(ج) تمام اہلِ مشرق (د) تمام اہلِ مغرب

(v) پہلی وحی میں حکم دیا گیا:

(الف) نماز کا (ب) زکوٰۃ کا (ج) پڑھنے کا (د) پاک صاف رہنے کا

2۔ مختصر جواب دیں۔

(i) تہذیب کا معنیٰ و مفہوم تحریر کریں۔

(ii) اسلامی تہذیب سے کیا مراد ہے؟

(iii) اسلامی تہذیب میں احترام رسالتِ مآب خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا کیا مقام ہے؟

(iv) اسلامی تہذیب کی کوئی سی تین بنیادی خصوصیات تحریر کریں۔

(v) اسلامی تہذیب میں علم کی اہمیّت بیان کریں۔

سرگرمیاں

- اپنا جائزہ لیجیے کہ آپ اسلامی تہذیب و ثقافت سے کس حد تک وابستہ ہیں۔
- طلبہ کے دل میں اسلامی تہذیب کی محبت پیدا کیجیے۔ انھیں جدید طرزِ زندگی کی روشنی میں اسلامی تہذیب کو اپنانے کے فائدے بتائیے۔

Web version of PCTB Textbook

امتحانی پرچہ اسلامیات لازمی برائے جماعت نہم کی تیاری کے لیے ہدایات

ممتحنین (Paper Setters) کے لیے ضروری ہدایات

اسلامیات لازمی برائے جماعت نہم کا سالانہ پرچہ 100 نمبروں پر مشتمل ہوگا، جس کے لیے طلبہ کو تین گھنٹے کا وقت دیا جائے گا۔ یہ پرچہ تین اجزا پر مشتمل ہوگا، جس کی تقسیم/Pairing Scheme حسبِ ذیل ہے:

حصہ اول: کثیر الانتخابی سوالات (کل نمبر 20)

حصہ دوم: مختصر سوالات (کل نمبر 40)

حصہ سوم: (i) ترجمہ احادیث مبارکہ (10)، (ii) مشاہیر پر مختصر نوٹ (10)، (iii) تفصیلی سوالات (20)

اسلامیات لازمی برائے جماعت نہم کے مندرجہ بالا تینوں حصوں کے مختلف سوالات کی تیاری کے لیے درج ذیل ہدایات کو ملحوظ رکھیں:

حصہ اوّل	سوال نمبر 1: کثیر الانتخابی سوالات (MCQs)	(کل نمبر 20) کثیر الانتخابی سوالات کی تیاری کے لیے پوری کتاب کے متن کو ملحوظ رکھیں۔ جس کی تقسیم حسبِ ذیل ہے: باب اوّل، باب چہارم، باب پنجم، باب ششم اور باب ہفتم میں سے دو دو سوالات، باب دوم میں سے چار اور باب سوم میں سے چھے کثیر الانتخابی سوالات بنائے جائیں۔
حصہ دوم	سوال نمبر 2: مختصر سوالات	(کل نمبر 12) اس حصے میں کل نو (9) مختصر سوالات بنائے جائیں، جن میں سے چھے (6) سوالات کے جواب دینے کا کہا جائے۔ اس حصے کے سوالات صرف بابِ اول اور باب دوم سے پوچھے جائیں اور صرف مشقوں میں دیے گئے مختصر سوالات ہی پرچے میں شامل کیے جائیں۔ باب اوّل میں دیے گئے اسمائے حسنیٰ کا ترجمہ بھی مختصر سوالات میں شامل کیا جائے۔ (ہر باب سے کم از کم تین سوال اور اسماء الحسنیٰ میں سے کم از کم ایک ضرور شامل کریں۔)
	سوال نمبر 3: مختصر سوالات	(کل نمبر 12) اس حصے میں کل نو (9) مختصر سوالات بنائے جائیں، جن میں سے چھے (6) سوالات کے جواب دینے کا کہا جائے۔ اس حصے کے سوالات صرف بابِ سوم اور باب چہارم سے پوچھے جائیں اور صرف مشقوں میں دیے گئے مختصر سوالات ہی پرچے میں شامل کیے جائیں۔ (ہر باب سے کم از کم چار سوال ضرور شامل کریں۔)
	سوال نمبر 4: مختصر سوالات	(کل نمبر 16) اس حصے میں کل بارہ (12) سوالات بنائے جائیں، جن میں سے آٹھ (8) سوالات کے جواب دینے کا کہا جائے۔ اس حصے کے سوالات صرف بابِ پنجم، ششم اور ہفتم سے پوچھے جائیں اور صرف مشقوں میں دیے گئے مختصر سوالات ہی پرچے میں شامل کیے جائیں۔ (ہر باب سے کم از کم تین سوال ضرور شامل کریں۔)
حصہ سوم	سوال نمبر 5: احادیث کا ترجمہ	(کل نمبر 10) باب اوّل میں دی گئی بیس منتخب احادیث میں سے چار احادیث پرچے میں دی جائیں، جن میں سے دو کا ترجمہ پوچھا جائے۔ ایک حدیث کا ترجمہ کرنے کے کل نمبر پانچ (5) ہیں۔ نوٹ: احادیث کا ترجمہ صرف بابِ اول میں دی گئی منتخب احادیث میں سے ہی پوچھا جائے، کتاب میں دوسرے مقامات پر دی گئی احادیث کا ترجمہ اس جگہ نہ پوچھا جائے۔

Web version of PCTB Textbook

	سوال نمبر 6: شخصیات	(کل نمبر 10)	باب ششم میں دی گئی شخصیات میں سے چار شخصیات کے بارے میں سوال پوچھا جائے اور ان میں سے دو شخصیات پر مختصر نوٹ لکھنے کو کہا جائے۔ ان چار شخصیات کا انتخاب کرنے کے لیے درج ذیل چار طبقات میں سے ایک ایک شخصیت لی جائے: (1) اہل بیت وصحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم (2) صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنھن (3) علماء و مفکرین رحمۃ اللہ علیہم (4) صوفیہ کرام رحمۃ اللہ علیہم
	سوال نمبر 7: تفصیلی سوالات	(کل نمبر 20)	کتاب کی مشقوں میں دیے گئے تفصیلی سوالات میں سے چار (4) دیے جائیں اور ان میں سے دو سوالوں کا جواب پوچھا جائے۔ ہر سوال کا جواب دس نمبر (10) پر مشتمل ہوگا۔ ان چار (4) سوالوں کے لیے اجزا کا انتخاب درج ذیل ترتیب کے مطابق کیا جائے: (i) پہلا جز باب اول یا باب چہارم سے لیا جائے۔ (ii) دوسرا جز باب دوم سے لیا جائے۔ (iii) تیسرا جز باب سوم سے لیا جائے۔ (iv) چوتھا جز باب پنجم سے لیا جائے۔ نوٹ: باب ششم اور باب ہفتم سے کوئی تفصیلی سوال امتحانی پرچے کا حصہ نہ بنایا جائے۔

ماڈل پرچہ اسلامیات (لازمی) برائے جماعت نہم

کل نمبر : 100 وقت: 3 گھنٹے

(حصہ اوّل)

سوال نمبر 1: درست جواب کا انتخاب کیجیے: (20)

(1) تمام مسلمانوں کو ایک قراءت اور لہجے پر متفق کرنے والی شخصیت ہیں:

(الف) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ج) حضرت علی کرم اللہ وجہہ (د) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(2) اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا خالق، مالک اور رازق ماننا کہلاتا ہے:

(الف) توحیدِ ربوبیت (ب) توحیدِ اُلوہیّت (ج) توحیدِ اسماء (د) توحیدِ صفات

(3) پانچ نمازیں گناہوں کا ایسے خاتمہ کرتی ہیں جیسے پانی:

(الف) میل کا (ب) زنگ کا (ج) لوہے کا (د) لکڑی کا

(4) فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے خانہ کعبہ کی چابی سپرد کی:

(الف) حضرت طلحہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے (ب) حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے (ج) حضرت عثمان بن عفّان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے (د) حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

(5) غزوہ حنین کے دوران میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے کفار مکہ پر پھینکی:

(الف) مٹھی بھر خاک (ب) زنجیر (ج) تلوار (د) زرہ

(6) انصاری میزبان نے مہمان کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

(الف) خود بھوکے رہے اور اس کو کھلایا (ب) بچوں کے ساتھ اسے کھانا کھلایا (ج) اسے مال و دولت عطا کی (د) اسے کھجوریں عطا کیں

(7) ابلیس نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کیا:

(الف) تکبر کی وجہ سے (ب) مال و دولت کی وجہ سے (ج) کثرتِ علم کی وجہ سے (د) فرشتوں کا سردار ہونے کی وجہ سے

(8) پختہ ارادے سے کھائی جانے والی قسم کے کفارے کی ایک صورت کتنے مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے؟

(الف) چار (ب) چھے (ج) آٹھ (د) دس

Web version of PCTB Textbook

(9) حضرت سیدنا امام زین العابدین رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ سپردخاک ہوئے:

(الف) دمشق میں (ب) بصرہ میں (ج) کوفہ میں (د) مدینہ منورہ میں

(10) کون سا مومن بہتر قرار دیا گیا ہے؟

(الف) مال دار (ب) طاقت ور (ج) کمزور (د) مفلس

(11) حدیث کو جمع کرنا اور کتابی شکل دینا کہلاتا ہے:

(الف) تدوینِ حدیث (ب) فضیلتِ حدیث (ج) روایتِ حدیث (د) درایتِ حدیث

(12) جب نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ قبرِ انور سے باہر تشریف لائیں گے تو آپ کے دائیں طرف ہوں گے:

(الف) حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ (ب) حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ (ج) حضرت عبدالرحمن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ (د) حضرت سعد بن معاذ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

(13) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فریضۂ حج ادا کیا:

(الف) ایک مرتبہ (ب) دو مرتبہ (ج) تین مرتبہ (د) چار مرتبہ

(14) غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت کعب بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی توبہ قبول ہوئی:

(الف) سچ بولنے کی وجہ سے (ب) وعدہ پورا کرنے کی وجہ سے (ج) سخاوت کی وجہ سے (د) کفایت شعاری کی وجہ سے

(15) حج اور عمرے کے لیے اکٹھا احرام باندھنا کہلاتا ہے:

(الف) حج مبرور (ب) حج قران (ج) حج تمتع (د) حج افراد

(16) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت حلیمہ سعدیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے استقبال کے لیے:

(الف) اپنی چادر ان کے قدموں میں بچھائی (ب) امہات المومنین کو بھیجا (ج) خواتین کا ایک وفد بھیجا (د) جانور قربان کیے

(17) کسی چیز، دن یا مہینے کو برا سمجھنا کہلاتا ہے:

(الف) بدشگونی (ب) جادو (ج) فال (د) علمِ نجوم

(18) 2018ء میں دہشت گردی کے خلاف جاری ہونے والے فتویٰ کو کہا جاتا ہے:

(الف) دستورِ پاکستان (ب) آئینِ پاکستان (ج) تعزیراتِ پاکستان (د) پیغامِ پاکستان

(19) حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو جس علم میں کمال حاصل تھا:

(الف) حدیث (ب) انساب (ج) نجوم (د) فلکیات

(20) پہلی وحی میں حکم دیا گیا:

(الف) نماز کا (ب) زکوٰۃ کا (ج) پڑھنے کا (د) پاک صاف رہنے کا

(حصہ دوم)

سوال نمبر 2: درج ذیل میں سے چھے سوالوں کے مختصر جواب دیجیے: (6×2=12)

(1) حضرت عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے سب مسلمانوں کو ایک قراءت پر کس طرح متحد کیا؟

(2) دورِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں حفاظتِ حدیث کے کوئی سے دو ذرائع لکھیں۔

(3) اَلْمُقْسِطُ کا ترجمہ تحریر کریں۔

(4) انبیائے کرام علیہم السلام کی کوئی سی دو خصوصیات تحریر کریں۔

(5) حدیثِ جبریل علیہ السلام کی روشنی میں تعلیم و تعلم کے کوئی سے دو آداب لکھیں۔

(6) اَلرَّءُوْفُ کا ترجمہ کریں۔

(7) نماز کی کوئی سی دو شرائط تحریر کریں۔

(8) رمضان المبارک کے دو مسنون اعمال تحریر کریں۔

(9) قربانی کے کوئی سے دو احکام تحریر کریں۔

Web version of PCTB Textbook

سوال نمبر 3: درج ذیل میں سے چھے سوالوں کے مختصر جواب دیجیے: (2x6=12)

(1) فتحِ مکہ کے موقع پر حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو کیا سعادت نصیب ہوئی؟

(2) غزوۂ حنین کے موقع پر نبی کریم خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کس طرح جرأت و بہادری اور استقامت کا مظاہرہ فرمایا؟

(3) وفد بنو تمیم کو بارگاہِ رسالت میں حاضری کے وقت سکھائے گئے آداب میں سے کوئی سے دو لکھیں۔

(4) نبی کریم خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر درود و سلام پڑھنے کی فضیلت بیان کریں۔

(5) غدیرِ خم کے حوالے سے حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی فضیلت بیان کریں۔

(6) رشک اور حسد میں فرق لکھیں۔

(7) پردہ پوشی کے حوالے سے دورِ حاضر میں میڈیا کی کیا ذمہ داری ہے؟

(8) جھوٹ کی چار مختلف صورتیں تحریر کریں۔

(9) نبی کریم خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کون سی دعا پڑھ کر حضرات حسنین کریمین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا پر دم کیا کرتے تھے؟

سوال نمبر 4: درج ذیل میں سے آٹھ سوالوں کے مختصر جواب دیجیے: (2x8=16)

(1) جھوٹی قسم کے کوئی سے دو نقصانات تحریر کریں۔

(2) اسلامی ریاست کی نمایاں خصوصیات تحریر کریں۔

(3) حضرت اُمِّ عطیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا مختصر تعارف بیان کریں۔

(4) سچی اور جھوٹی گواہی کے کوئی سے دو اثرات تحریر کریں۔

(5) حضرت امام زید بن علی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی علمِ حدیث کے حوالے سے خدمات تحریر کریں۔

(6) مستقبل کی منصوبہ بندی کے حوالے سے اسوۂ حسنہ سے ایک مثال تحریر کریں۔

(7) امام جلال الدین سیوطی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کن علوم کے ماہر تھے؟ کوئی سے دو نام لکھیں۔

(8) حضرت عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی اہلِ بیت اطہار سے محبت کا کوئی ایک واقعہ بیان کریں۔

(9) "پیغامِ پاکستان" کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ وضاحت کریں۔

(10) حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی نبی کریم خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے عقیدت و محبت بیان کریں۔

(11) اسلامی تہذیب میں احترامِ رسالت مآب خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا کیا مقام ہے؟

(12) ہمیں اپنی جسمانی اور ذہنی صحت کو بہتر بنانے کے لیے کیا کرنا چاہیے؟

(حصہ سوم)

سوال نمبر 5: درج ذیل میں سے کوئی سی دو احادیث مبارکہ کا اردو ترجمہ کیجیے: (5+5=10)

(الف) اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهٗ، وَلَا يَخْذُلُهٗ، وَلَا يَحْقِرُهٗ

(ب) لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الرَّاشِيْ وَالْمُرْتَشِيْ

(ج) اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ وَاَجْمِلُوْا فِي الطَّلَبِ فَاِنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوْتَ حَتّٰى تَسْتَوْفِيَ رِزْقَهَا وَاِنْ اَبْطَاَ عَنْهَا، فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَجْمِلُوْا فِي الطَّلَبِ خُذُوْا مَا حَلَّ وَدَعُوْا مَا حَرُمَ

(د) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا طَيِّبًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا

سوال نمبر 6: درج ذیل میں سے کوئی سی دو شخصیات پر مختصر نوٹ لکھیں: (5+5=10)

(الف) حضرت امام زین العابدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ

(ب) حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا

(ج) حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ

(د) حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ

سوال نمبر 7: درج ذیل میں سے کوئی سے دو سوالات کے تفصیلی جواب دیجیے: (10+10=20)

(i) جمع و تدوینِ قرآن مجید کی تفصیل بیان کریں۔

(ii) عقیدۂ آخرت پر جامع نوٹ لکھیں۔

(iii) وصالِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر جامع نوٹ تحریر کریں۔

(iv) اسلامی تعلیمات کی روشنی میں سود کی حرمت پر مضمون تحریر کریں۔

Web version of PCTB Textbook